

## 59957-نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم

سوال

نماز میں ہاتھ باندھنے کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

نماز میں ہاتھ باندھنے کا مطلب یہ ہے کہ: قیام کے دوران وائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھے، یہ نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ عمل ہے، اور جمصور اہل علم نماز میں ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔

ابن قادمہ رحمہ اللہ کستے میں:

"نماز میں وائیں ہاتھ پر رکھنا: بہت سے اہل علم کے مطابق نماز کے ثابت شدہ طریقے میں شامل ہے، یہ عمل علی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی ساتھ سانحی، ابو مجلہ، سعید بن جبیر، ثوری، شافعی اور اصحاب الرائے سے مروی ہے، ابن المنذر نے اسے مالک سے بھی نقل کیا ہے" انتہی "المغنى" (1/281)

دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کا کہنا ہے:

"نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: وائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ پر رکھا جائے، جبکہ "سدل" یہ ہے کہ ہاتھوں کو پہلووں کی طرف لٹکا دیا جائے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قراءت کے وقت اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، اور اسی طرح رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ کی حالت میں بھی اسی طرح ہاتھ باندھنے، اس عمل نبوی کو احمد، اور مسلم نے والی بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں:

"انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے نماز میں تکبیر کیسا تھر ف رف الی دین کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے اپنا کپڑا [اوپر لی ہوئی چادر وغیرہ] سمیٹ کر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، اور جس وقت رکوع میں جانے لگے تو کپڑے کے اندر سے ہاتھ باہر نکال کر رف ف الی دین کیسا تھر تکبیر کی، اور رکوع میں چلے گئے، پھر جب "سُمْعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ" کہا تو پھر رف ف الی دین کیا، اور جب آپ سجدے میں گئے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ فرمایا"

اور احمد و ابو داود کی حدیث میں الفاظ یوں ہیں: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی، پہنچا [ہتھیلی اور کلائی کا درمیانی جوڑ، کلائی پر رکھا]" اور ابو حازم سبل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: "لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہر شخص نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھے" ابو حازم یہ بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں: مجھے اس عمل کے بارے میں یہی علم ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے" احمد، بخاری

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی حدیث میں یہ ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو نماز میں قیام کے دوران نیچے لٹکایا ہو"  
"فتاویٰ الحجۃ الدامۃ" (365, 6/365)

دوم:

دونوں ہاتھوں کو باندھنے کی جگہ سینے پر ہے۔

چنانچہ ابن خزیمہ : (479) میں واکل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھا نماز ادا کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور انہیں سینے پر باندھا۔

البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "تحقیق صحیح ابن خزیمہ" میں صحیح کہا ہے۔

نیز البانی رحمہ اللہ اپنی کتاب : "صفة صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم" (ص 69) میں کہتے ہیں :

"دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھنائی سنت میں ثابت ہے، جبکہ اس سے متخاذل کوئی بھی عمل یا تو ضعیف ہے، یا پھر بے بنیاد ہے" انتہی

سندی رحمہ اللہ سفن ابن ماجہ پر اپنے حاشیہ میں کہتے ہیں :

"محترم یہ ہے کہ : جس طرح ہاتھوں کو بھوڑنے کی بجائے انہیں باندھنائی سنت ہے، اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ دونوں ہاتھوں کو باندھنے کی جگہ سینے ہی ہے، کوئی اور جگہ نہیں ہے، جبکہ یہ حدیث کہ : "سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر نماز میں ناف کے نیچے باندھا جائے" تو اس حدیث کے ضعیف ہونے پر سب متفق ہیں" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنائی [خبلی] مذہب میں مشروع عمل ہے اور یہی قول مشور ہے، اس بارے میں علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بھی ہے کہ : "سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر نماز میں ناف کے نیچے باندھا جائے" اسے ابو داود نے روایت کیا ہے، اور نووی، ابن حجر رحمہما اللہ سیمت دیگر انہم کرام نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

جبکہ کچھ اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ ہاتھوں کو ناف سے اوپر باندھا جائے، اس بارے میں امام احمد نے واضح لفظوں میں صراحت کی ہے۔

جبکہ دیگر اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھنے، اور یہی موقف صحیح ترین ہے، تاہم اس بارے میں صریح نصوص کے بارے میں کچھ نقد کیا گیا ہے، لیکن بخاری کی روایت سلی بن سعد والی سے اس بات کی واضح تائید ہوتی ہے کہ ہاتھوں کے باندھنے کی جگہ سینے ہی ہے، نیز سینے پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں سب سے اچھی حدیث - اگرچہ اس پر کچھ نہ کچھ فقط چینی کی گئی ہے۔ وہ واکل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت ہے کہ : "نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھا کرتے تھے" "الشرح المسمع" (36، 3/37)

سوم :

دونوں ہاتھوں کو باندھنے کا طریقہ دو طرح ہے :

1- اپنی دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی، پہنچا [ہتھیلی اور کلائی کا درمیانی جوڑ] اور کلائی پر رکھے۔

2- اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ لے۔

ان دونوں کیفیات کے دلائل سوال نمبر : (41675) کے جواب میں ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم۔